2199 ـ چالیس برس عمر ہونے کے بعد نمازی بننے والا شخص ماضی کے متعلق کیا کرے ؟

سوال

نمازوں میں کوتاہی برتنے والے کے لیے نمازیں قضاء کرنے کا حکم کیا ہے؟
ہم عجمی اور غیر عرب ہیں ہم میں سے اکثر لوگ کبھی کبھار ہی نماز ادا کرتے ہیں، حتی کہ اس کی عمر تیس یا چالیس برس ہو جاتی ہے تو وہ نمازوں کی پابندی کرنے لگتا ہے، کیا جنہوں نے اس میں کوتاہی کی ان پر قضاء کرنی لازم ہے، اور اسی طرح رمضان کے روزوں کے متعلق بھی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وہ شخص جس کی یہ حالت ہو اور وہ نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہے اس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے.

لیکن اگر وہ نماز کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تو پھر بالاجماع سب علماء کے نزدیك وہ کافر ہے، چنانچہ اگر وہ توبہ کر لے اور نمازوں کی پابندی کرنے لگے، اور رمضان کے روزے رکھے اور اسے جاری رکھے تو وہ اسلام کے حکم میں داخل ہوگا، اور پچھلی عمر میں اس نے جو نمازیں اور روزے جان بوجھ کر عمدا ترك کیے ان کی قضاء ادا نہیں کرے گا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام اپنے سے قبل سب گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے، اور توبہ اپنے سے قبل ہر چیز کو ختم کردیتی ہے "

اور اس لیے بھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مرتد لوگوں سے قتال کیا اور لڑے تو ان میں اسلام کے طرف پلٹ آنے والوں کو انہوں نے روزوں اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا تھا، حالانکہ صحابہ کرام رسولوں کے بعد سب لوگوں سے شریعت کو جاننے والے ہوتے ہیں.